خیرأل ۔ امابعد فأن الجمعة فریضة قائمة الی یوم القیمٰة بالکتاب یاایھاالذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعة ۔

مولانا سید انوار الحق کاکاخیل ۱۹۲۰ء ـــ ۱۹۶۸ء آپ ۱۹۲۰ء کو زیارت کاکاخیل تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے کی ۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی معیت میں ڈابھیل میں تدریس کرتے رہے ۔ پھر کچھ عرصہ اسلامیہ کالجیٹ پشاور میں تدریس کی ، ازاں بعد بطور لیکچرار اسلامیات آپ کا تقرر ہوا ، اور ایک عرصہ تک تدریس کرنے کے بعد دورانِ ملازمت دسمبر ۱۹۶۸ء کو پشاور میں انتقال ہوا ۔

تصانیف :۔ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے عرصۂ تدریس میں تصنیف کا آغاز کیا جو آخر تک جاری رہا، آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں :

۱۔ انوار القرآن ـــ تفسیر در زبان پشتو (دو ترجموں والی)[1]
۲۔ انوار النظر علی شرح نخبة الفکر ـــ ۳۔ انوار العلوم شرح سلم العلوم اُردو ۔
۴۔ ردّ بدعات ، صفحات ۱۹۲ ، مطبوعہ پشاور ۱۳۶۶ھ ۔
۵۔ چہل حدیث مع ترجمہ و تشریح ۔ ۶۔ اسلامیات برائے بی ۔ اے (آپشنل)
۷۔ اسلامیات برائے انٹر ۔ ۸۔ انوار الاسلام (مڈل جماعتوں کیلئے)
۹۔ انمول موتی ۔ (چہل حدیث کا مجموعہ)

ان کے علاوہ چند رسائل ـــ گفتۂ نیکاںؒ ، ہمارے پیارے رسولؐ ، رفقائے محسنِ اعظم ، نماز کی صورتیں ، امت کی مائیں ، حج و زکوٰۃ اور آن کے مسئلے ۔ اسلامی عقیدے اور افتتاح تعلیماتِ قرآن یادگار چھوڑے ۔ ـــ آپ زبان پشتو کے ادباء میں سے تھے ۔[2]

اولاد میں آپ کے چار فرزند افتخار علی شاہ ، وقار علی شاہ ، نجم الحسن اور ذوالفقار علی شاہ ہیں ۔

مولانا عبدالغنی قریشی کوہاٹی ۱۸۸۴ء ـــ ۱۹۷۰ء آپ ۱۸۸۴ء کو "ٹیری" ضلع کوہاٹ میں مولانا الحاج محمد یٰسین بن حبیب احمد قریشی کے گھر پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی ، تکمیل دارالعلوم دیوبند میں کی ۔ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء کو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند

---

[1] مولانا فدا محمد ایم ۔ اے : مفہوم القرآن ، پشاور یونیورسٹی بک ایجنسی ص ۲
[2] محمد مدنی عباسی ، پشتو زبان اور ادب کی تاریخ ، لاہور ، مرکزی اُردو بورڈ ۱۹۶۹ء ، بار اوّل ص ۱۱۱